ضبط و ترتیب:
مولانا عرفان الحق حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ

عصر حاضر میں علماء اور طلباء کی ذمہ داریاں

دارالعلوم حقانیہ میں مولانا ڈاکٹر سید سلمان ندوی مدظلہ کی آمد اور طلبہ دارالعلوم سے ان کا تفصیلی خطاب

مورخہ 11 اپریل 2004ء کو عالم اسلام کے بطل جلیل اور برصغیر پاک و ہند کے علمی و ادبی اقلیم کے شہنشاہ حضرت علامہ سید سُلیمان ندوی قدس سرہ کے جانشین' قابل فخر فرزند' نامور محقق دانشور اسکالر اور بین الاقوامی یونیورسٹیوں کے اعزازی لیکچرار حضرت علامہ سید سلمان ندوی مدظلہ حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی خصوصی دعوت پر دارالعلوم تشریف لائے اور ایوان شریعت میں طلبہ سے تفصیلی خطاب فرمایا۔ اس موقع پر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے تمہیدی کلمات پیش کئے اور حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے استقبالی اور تعارفی کلمات کہے۔ ذیل میں اس تقریب کی روئیداد و تقاریر نذر قارئین ہیں۔ .... ادارہ

تعارفی کلمات: (مولانا عبدالقیوم حقانی)

الحمدلله و کفٰی و سلام علی عباده الذین اصطفٰی اما بعد

بغیر کسی تمہید کے آج ہم غریبوں کے گھر اور جھونپڑے میں علوم و معارف کے تاجدار علامہ سید سلیمان ندوی صاحبؒ کے نسبی و روحانی اور علمی جانشین و فرزند حضرت علامہ ڈاکٹر سید سلمان ندوی دامت برکاتہم تشریف فرما ہیں۔ مولانا عالمی سطح پر دعوت و تبلیغ' درس و تدریس اور تحریر و تقریر کے میدان میں بڑے کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کے بڑے وقیع و عظیم تر مضامین اور کتابیں سامنے آئی ہیں۔ ہم نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ فقیروں کے جھونپڑے میں ایسی عظیم شخصیت وارد ہوگی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ گویا آج ہمارے ہاں ''سیرت النبی ﷺ''۔

مصنف حضرت علامہ شبلی نعمانیؒ اور حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ خود موجود ہیں۔ ہمارے اور آپ کے لئے ایسی عظیم شخصیت کی ملاقات بہت بڑی سعادت ہے۔ایک دوسرے لحاظ سے بھی ہم ان کی آمد نیک فال سمجھتے ہیں' موجودہ حالات میں طالبان اور عالم اسلام کے تحفظ کے لئے جنگ اور مقدمہ لڑنا ایک بہت بڑے چیلنج کو دعوت دینا ہے' اس سلسلے میں حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کی مغربی ذرائع ابلاغ کے ساتھ جو انٹرویوز ہوئے' کتابی شکل میں اس پر کام مکمل ہو کر آخری مراحل میں ہے۔حضرت مولانا نے اس کتاب کے مسودات کو اپنے ہاتھ میں تبرکاً لیا بھی۔اور اس سلسلے میں ہمارا حوصلہ بھی بڑھایا اور فرمایا کہ یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

بہر حال میں حضرت مولانا کا مخدوم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم اور یہاں کے جملہ اساتذہ کی طرف سے ان کا شکر گزار اور ممنون ہوں۔

وہ آئیں گھر پہ ہمارے خدا کی قدرت ہے　　کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کا استقبالیہ خطاب

میرے عزیز طلباء میں آپ اور حضرت مولانا کے درمیان زیادہ دیر تک حائل نہیں ہونا چاہتا دراصل یہ پہلا موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری خواہش پوری فرمادی مولانا اکثر پاکستان تشریف لاتے ہیں لیکن لاہور، کراچی اور زیادہ سے زیادہ اسلام آباد تک اپنی مصروفیات محدود رکھتے ہیں۔ہمیں انکی آمد کا واپس چلے جانے کے بعد پتہ چلتا ہے۔ ایک عرصہ سے میری خواہش تھی کہ حضرت مولانا دارالعلوم تشریف لائیں کیونکہ خود دارالعلوم حقانیہ ایک تحریک کا نام ہے۔

ندوۃ العلماء اور علامہ سید سلیمان ندویؒ کا موثر کردار: جہاں سے حضرت مولانا اور انکے بزرگوں کا تعلق ہے وہ بھی خود ایک عظیم تحریک تھی' علماء کو دنیا کیساتھ ہم آہنگ بنانے ، دنیا کے چیلنجوں کیلئے تیار کرنے کیلئے دارالعلوم ندوۃ العلماء ایک تحریک کی شکل میں ابھری گویا کہ وہ دارالعلوم دیوبند کی جدید شکل تھی اور ایک جدید پیرایہ تھا اور برصغیر میں اتار و چڑھاو کی بڑی تاریخ ہے اگر چہ ندوۃ العلماء کی تحریک کے بنیادی کردار علامہ شبلی نعمانی تھے لیکن اس کام کو علامہ سید سلیمان ندوی نے آگے بڑھا کر چار چاند لگادیئے آپ کا جو علمی اور تحقیقی کردار تھا وہ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کے ذریعہ دنیا کے سامنے آیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم انعام اور نعمت کی شکل میں سامنے آئے جدید علوم کا دور دورہ تھا مستشرقین کی یلغار تھی اور اسلام پر مختلف پیرایوں سے جدید انداز اور جدید فلسفہ سے حملے ہو رہے تھے حضرت علامہ سید سلیمان ندوی نے علم وتحقیق کے اسلحہ سے ان کا بھرپور تعاقب کیا۔

سیرت النبی ﷺ کا عظیم کارنامہ: اللہ نے ان سے سیرت النبی ﷺ جیسا عظیم کارنامہ سرانجام کروایا۔ جو حضور اقدس ﷺ کے بعد چودہ سو سالہ تاریخ میں سب سے جامع مکمل اور ہر لحاظ پر پوری اتری ہوئی سیرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مقبولیت بخشی۔ دنیا بھر میں اسکے ترجمے ہوئے افغانستان کے بھائیوں کو بھی معلوم ہوگا سیرت النبی ﷺ پشتو میں بھی کئی جلدوں میں افغانستان کی حکومت نے شائع کی اسطرح بیشمار علم و تحقیق کے دریا انہوں نے بہا دیئے ہیں

ہجرت پاکستان اور قرارداد مقاصد میں جدوجہد: علامہ سید سلیمان ندوی جو کہ بعد میں پاکستان تشریف لائے اور پاکستان کی پہلی دستوری جدوجہد کی داغ بیل ڈالنے میں حصہ لیا۔ یہ قرارداد مقاصد یا جو بھی اسلامی نقشے یا بائیس نکات ہیں اور پاکستان کو اسلامی منہج پر ڈالنے کی جو ابتدائی کوششیں ہوئیں اس میں ان کا برابر کا حصہ رہا۔ حضرت علامہ نے اپنے ملک کو اسی خاطر چھوڑا تھا، وہ نہیں چاہتے تھے لیکن یہاں کے حالات اور جو دین کے تقاضے تھے اسکی وجہ سے مجبور ہو کر حضرت علامہ نے دارالمصنفین کی شکل میں علم و تحقیق کی گلشن بسائی۔ دارالمصنفین کا اب تک دنیا پر احسان ہے ہزاروں تحقیقات تاریخ و سیرت پر مبنی جدید موضوعات پر مسلسل کتابیں شائع ہوئیں انکا رسالہ معارف علم و تحقیق کا معراج ہے سو سال سے زیادہ اسکو عرصہ گزر چکا ہے۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ دین علم و عمل اور تحقیق کی ایک گلشن اور گلستان انہوں نے بنایا تھا یہ حضرات جسطرح مچھلی دریا سے باہر گزارا نہیں کرسکتی ایسے ماحول سے باہر نہیں رہ سکتے تھے کراچی جیسے خشک، بے نور، مغربی ماحول اور شہر کے ہنگاموں میں انکا بیٹھنا ایسا تھا جیسا کہ مچھلی کو دریا سے باہر نکالنا لیکن انہوں نے یہ سب کچھ برداشت کیا تاکہ پاکستان کی اسلامی نظام کی طرف کوئی پیش قدمی ہو۔

علامہ سید سلیمان ندوی کا علمی، روحانی و نسبی یادگار: بہرحال ہم حضرت علامہ رحمۃ اللہ کے علمی روحانی اور نسبی یادگار مولانا ڈاکٹر سلمان ندوی کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ناچیز کی دعوت پر یہاں آنا قبول کیا۔ کل اسلام آباد میں ''مولانا ابوالحسن علی ندوی سیمینار'' میں انکے ساتھ تھا مولانا کو بھی دارالعلوم سے اور اسکے جہادی و علمی تشخص سے گہرا لگاؤ اور محبت ہے، ہمیشہ خط و کتابت میں محبت سے ذکر کرتے اور خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ دارالعلوم میں انکا آنا ہو بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہمیں آج یہ موقع دیا ہم انتہائی ممنون و شکر گزار ہیں اور دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے ہیں میں تمام طلبہ و علماء و اساتذہ و منتظمین کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ پہلی دفعہ آنا ہوا ہے اور مولانا کو جلد واپس جانا بھی ہے میری خواہش ہے کہ آئندہ مولانا تشریف لائیں تو کم از کم دو تین دن آپکے پاس بیٹھیں اور آپ ان سے استفادہ کریں انشاء اللہ مولانا نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ دارالعلوم کیلئے تفصیل سے وقت نکال کر آئیں گے۔ ہم سب ان کے شکر گزار ہیں اللہ انکے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے۔ اور انکے عظیم والد کی طرح چار دانگ عالم ان کے ذریعہ بھی منور ہو۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔